رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ — ہر انگریزی ماہ کی ۷ ر ۱۴ ر ۲۱ ر ۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد (۱۴) | قادیان مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۲۰ صفر ۱۳۴۸ھ | نمبر (۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا پتہ سرینگر میں یہ ہے - معرفت پوسٹماسٹر صاحب سرینگر کشمیر

(۲) ہفتہ زیر اشاعت میں اکثر اوقات بارش ہوتی رہی - قادیان کا کوئی شب یا دن کشمیر اور شملہ کا نمونہ ہو جاتا ہے -

(۳) مسیح موعود نمبر کے متعلق خریداری کی درخواستیں نہایت دھیمی رفتار سے آرہی ہیں - تاہم میں مایوس نہیں ہوتا - احباب اس فہرست کے مطابق جو مضامین کی گذشتہ اشاعت فاروق میں شائع ہو چکی ہے مضمون لکھکر بھیجنے شروع کر دیں - ہر ایک ہیڈنگ کا مضمون بلا ضرورت فاروق کے دو صفحوں سے زیادہ کا نہ ہو - سب سے پہلا مضمون عزیزم مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ حیفا نے رقم فرما کر ارسال فرما دیا ہے - جزاہم اللہ احسن الجزاء - بعض احباب فہرست مضامین میں سے دو تین ہیڈنگ پر ہی علیحدہ علیحدہ مضامین لکھ سکتے ہیں - وہ ضرور مختلف ہیڈنگ کے کئی مضامین چاہیں لکھکر ارسال فرما دیں ❊

مکان بنانیکے لئے ایک باموقعہ زمین

احباب کو معلوم ہے - کہ محلہ دارالفضل جو قادیان کی نئی آبادی کا سب سے پہلا محلہ ہے - وہ سٹیشن قادیان سے نہ اتنا قریب ہے کہ رات دن ریل کی آمد و رفت کی آواز اور دھماکے سے مکان لرزتے رہیں - اور نیند اوچٹ جایا کرے - نہ اتنے فاصلے پر ہے کہ سٹیشن پر پہنچنے کیواسطے کسی سواری یا بڑے اہتمام کی ضرورت ہو - دارالفضل کے ہر مکان پر سے ریل آتی نظر آجاتی ہے - جب وہ سٹیشن پر پہنچ جائے تو آپ گھر سے چل کر ریل میں باسانی سوار ہو سکتے ہیں - ایسے قریب محلہ میں کوئی زمین اگر مکان بنانے کو مل جائے تو نہایت غنیمت ہے - کیونکہ اس محلہ میں کوئی ٹکڑہ اب قابل فروخت نہیں رہا - اتفاق حسنہ سے میرے مکان فاروق منزل کے بالکل سامنے جنوب مشرق میں ایک کنال قطعہ اراضی بلا کسی قیل و قال کے مبلغ پانسو روپیہ میں فروخت ہوتی ہے - جس دوست کو اس محلہ میں مکان بنانے کا شوق ہو وہ بذریعہ تار مجھے خریدنے کی اطلاع دیں - اور بذریعہ منی آرڈر رقم میرے نام بھیجدیں ❊

دیہاتی اور پولیس

سنا ہے ایک دیہاتی کے گھر میں ہوگئی چوری
کسر چھوڑی نہ چوروں نے اسے مفلس بنانے میں
فقط دو چار برتن رہ گئے باقی سو اُن کو بھی
اٹھایا اس نے سر پہ اور پہنچا لیکے تھانے میں
کئی گھنٹے وہ روتا اور چلاتا رہا لیکن
نہ تھی فریاد اس کی طوطی کی صدا نقار خانے میں
مآل کار منشی جی نے باہر آکے فرمایا
لکھا کیا کچھ گیا ہے اور جلدی کر لکھانے میں
زمیں پر سارے برتن ڈال کر یہ عرض کی اُسنے
رقم کر لیجئے اوّل انہیں پہلے ہی خانے میں
کہا مطلب ہے کیا اس کا ارے احمق تو وہ بولا
انہیں کھا جائینگے پولیس والے لے کے جانے میں
نہ کرتا رُخ کبھی تھانے کا لیکن مجھ کو یہ ڈر تھا
مبادا آپ دھر لیں واردانوں کے چھپانے میں

(درد جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتخاب اخبارات

—— الہ آباد ۱۳ر جولائی۔ مس شیام کماری نہرو جس نے حال ہی میں سر تیج بہادر سپرو کے ماتحت زمانہ شاگردی کو مکمل کر دیا ہے۔ اس نے ہائی کورٹ الہ آباد میں بطور ایڈووکیٹ پریکٹس شروع کی۔ چونکہ وہ شمالی ہند میں پہلی لیڈی وکیل ہیں۔ اس لئے آج آپ پہلے ایک مقدمہ قتل کی اپیل میں چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس سلیمن کے سامنے بحث کے لئے پیش ہوئیں آپ ان دونوں آدمیوں کے رہا کرانے میں کامیاب ہوئیں۔ چیف جسٹس نے مس نہرو کو آپ کی ناجانہ ڈیفنس پر مبارکباد دی۔ جو کہ آپ نے دو قتل کے ملزموں کو بچانے میں دکھلایا ہے ؛

—— ضلع اٹک کے ایک گاؤں میں ایک ضعیف العمر آدمی زندہ سانپ اور بچھو کھا جاتا ہے۔ ایک [illegible] کے پاس پہنچے گئے۔ ان کے سامنے بڑھے نے [illegible] نکالا۔ اور اس میں سے ایک زندہ بچھو پکڑ اور منہ میں رکھ کر چبا گیا۔

—— ایک نوجوان نے ایک ہوائی آنکھ ایجاد کی ہے جس کے ذریعہ سے ۴ سو میل کے فاصلہ پر سے ہر ایک چیز دیکھی جا سکے گی ؛

—— جنگلی جانوروں کو اب بغیر کسی قسم کی تکلیف کے پکڑا جایا کریگا۔ کپتان ہیرس نے ایک عجیب قسم کی سوئی ایجاد کی ہے۔ جو جانور کو لگتے ہی اس پر غشی طاری کر دیگی۔

—— ایک برٹش فرم نے نواب صاحب بھوپال کے لئے ایک عجیب قسم کی موٹر تیار کی ہے۔ اس میں ایک مکمل غسلخانہ۔ بستر وغیرہ ڈریسنگ ٹیبل و ہر قسم کا سامان ہوگا۔ اس غسل خانہ میں موٹر کار کے انجن کے ذریعہ حرارت پہنچائی جائے گی ؛

—— ملک معظم کو کشمیر آنے کی صلاح دی گئی ہے۔ ریاست جام نگر کے دیوان راستہ تریلنی سہلے نے تجویز کی ہے۔ کہ وائسرائے ہند کی وساطت سے ملک معظم کو پیغام بھیجا جائے۔ کہ چونکہ انکی صحت خراب رہتی ہے۔ اس لئے وہ ہندوستان تشریف لائیں اور کچھ دنوں کے لئے کشمیر میں بھی قیام فرمائیں۔ تو پھر ملک معظم کی صحت بالکل تندرست ہو جائیگی۔ دنیا کے کسی ملک میں بھی اتنے اعلیٰ صحت افزا مقام نہیں ہیں۔ جتنے کشمیر میں ہیں۔

—— سفوری میں ۲۲۴ رکشا اور نوسے ڈانڈیاں کرایہ پر چلتی ہیں۔ ۱۸۰۰ قلیوں نے کام چھوڑ کر اس سبب سے ہڑتال کر دی ہے۔ کہ ایک سفری کارنیوال کمپنی کے دو انگریز تماشائیوں نے رکشا قلیوں کے ایک قلی کو نہایت سنگدلانہ اور ظالمانہ طور سے زد و کوب کیا۔ ایک بھی رکشا نہیں ملی۔ لوگوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہوا۔ قلی کہتے ہیں۔ کہ جب تک ان دونوں انگریزوں کو سزا نہ ملیگی۔ تب تک ہم کام نہ کریں گے۔ بالآخر صدر بلدیہ کے سمجھانے پر وہ اپنے کام پر واپس آئے۔

—— برہما لیجس کونسل کے آئندہ اجلاس میں یہ تحریک پیش ہونے والی ہے۔ کہ حکومت جناب وزیر ہند کو یہ پیغام پہنچا دے۔ کہ برہما فی الفور ہندوستان سے علیحدہ کر کے اسے ایسا دستور حکومت عطا کر دیا جائے۔ کہ سوائے نظام و پولیس اور فوج اور امور خارجہ کے باقی تمام محکمہ کونسل کے ماتحت ہوں۔

—— ڈاکٹر ستیہ پال کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو سالہ قید سخت کی سزا دی۔ اس کو قید محض میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور ڈاکٹر ستیہ پال کو سپیشل کلاس میں رکھنے کا حکم دیدیا گیا ؛

—— حکومت آصفیہ دکن نے ناندیر کے گوردوارہ کے مصارف کے لئے سالانہ پچاس ہزار آمد کے ۵ گاؤں عطا کر رکھے ہیں ؛

—— ہرات میں جس طرز کی حکومت قائم ہوئی ہے اس پر شملہ میں خوب چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ جنرل عبدالرحیم نے ہرات کو بچہ سقہ کے لئے فتح کیا تھا۔ لیکن فتح کے بعد کوئٹہ میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس نے حکومت کا جو اعلان صادر کیا ہے۔ اس سے صاف طور پر جمہوریت بول رہی ہے۔ یہ اعلان تو خود مختار اور مطلق العنان شاہی کی تنسیخ سے شروع ہوتا ہے۔ اور اس کی جگہ اسلامی مجلس شوریٰ یعنی کونسل قائم کی گئی ہے ؛

—— لنڈن کی ایسٹ انڈین ایسوسی ایشن کے جلسہ میں ہندوستان کی عورتوں کی تعلیم پر بحث ہوئی۔ لیڈی سائمن صدر جلسہ تھیں۔ موصوفہ نے کہا۔ کہ ہندوستان میں ادنیٰ سے لے کر اعلیٰ تک تمام عورتوں میں تعلیم پھیلا دینی چاہیئے۔ ذریعہ تعلیم انگریزی زبان ہونا چاہیئے۔

—— ہاربین سے خبر آئی ہے۔ کہ کل چینی اور منچوری حکام نے چین کی تمام مشرقی ریلوے تار اور ٹیلیفون کے نظام سلسلہ پر قبضہ کر لیا۔ اور کہا کہ تم لوگ ان کے ذریعہ بالشویکی پروپیگنڈے کو چین اور منچوریا میں پھیلاتے ہو۔ ساتھ ہی سوویٹ ریلوے حکام کو چینی پولیس نے گرفتار کر لیا۔ اور روس کے علاقہ میں ملک بدر کر دیا۔ اور تمام روسی تجارتی مجالس وغیرہ کو جبراً بند کر دیا۔

—— سردار علی احمد جان کو بچہ سقہ نے کابل میں گولی کا نشانہ بنا دیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ بچہ سقہ کا ایجنٹ محمد عالم خاں جو جلال آباد میں بچہ سقہ کا پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ محمد افضل شنواری کے آدمیوں کے ہاتھ سے جو اس کے مخالف ہیں قتل ہو گیا ہے۔ تصدیق مطلوب ہے۔

—— ایرانی پارلیمنٹ نے ۲ر جولائی کے اجلاس میں یہ تجویز منظور کی ہے۔ کہ جو لوگ غیر ملکی پاسپورٹ کے بغیر یا غلط پاسپورٹ لے کر سرزمین ایران میں داخل ہونگے۔ انہیں ۸ دن سے تین ماہ تک قید یا ۶ تومان سے ۵۰ تومان تک جرمانہ کی سزا دیجائیگی ؛

—— سردار بھگت سنگھ جنہیں اسمبلی میں بم پھینکنے کے الزام میں بعبور دریائے دوام دریائے شور کی سزا ملی تھی، اب سازش لاہور کیس میں بھی ملزم بنائے گئے ہیں۔ بوڑھی والدہ نے بطور یادگار ایک قمیص کو ہاتھ لگوانا چاہا۔ لیکن آپ نے جواب دیا۔ ماتا گھبرا مت۔ مر گیا تو سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"فاروق"

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ر جولائی ۱۹۲۷ء

ختم نبوت کا راز

(از مسیح موعود علیہ السلام)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا راز ہمارے مخالفوں نے ہرگز نہیں سمجھا۔ جس طرح پر وہ ختم نبوت کو مانتے ہیں۔ اس طرح پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ابتر قرار دیتے ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اب ابوت جسمانی کی تو اللہ تعالےٰ نے اس میں نفی کی ہے۔ اگر روحانی ابوت کا سلسلہ بھی جاری نہ ہوا۔ تو پھر کیا آپ کو ابتر مانیں گے؟ ایسا ماننا تو کفر ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ آپ کی ابوت روحانی کا سلسلہ جاری ہے جیسا کہ لفظ لٰکن ظاہر کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ آئندہ جو نبوت یا رسالت ہوگی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے ہوگی۔ کوئی شخص الہام اور وحی اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جب تک وہ آنحضرت کی سچی اتباع سے استفادہ نہ کرے۔ آئندہ نبوت کا فیض آپ ہی کے ذریعہ اور مہر سے ملے گا۔

ہماری مثال تو ایسی ہے۔ کہ جیسے کوئی آئینہ میں اپنی شکل دیکھے۔ تو کیا اس شکل میں جو آئینہ میں نظر آتی ہے۔ اصل کے خواص اور صفات نہ ہونگے اسی طرح پر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا عکس اور پرتو ہے۔ آپ سے خارج کوئی چیز نہیں۔ وحی کے معنے قرآن شریف میں مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے آئے ہیں۔ جس دین میں برکات سماویہ اور مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ منقطع ہو جاوے اس دین کو زندہ دین کہنا غلطی ہے۔ وہ دین مردود ہوگا۔ پس اسلام کو یہ لوگ مردہ دین قرار دینا چاہتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مردہ نبی۔ معاذ اللہ ہم یہ نہیں مانتے۔ ہمارے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں۔ اور اسلام زندہ مذہب۔ کیونکہ آپ کے برکات اور فیوض کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ اور آپ کی نبوت مستقل نبوت ہے۔ جس کے مہر سے سلسلہ نبوت چلتا ہے۔ اور اسی کو ظل نبوت کہتے ہیں۔ ہم اس نبوت کو کفر جانتے ہیں۔ جو آنحضرت کے توسط کے بغیر دعویٰ کی جائے۔ لیکن جو سلسلہ توسط کا انکار کرتا ہے۔ کہ ایسا سلسلہ بھی منقطع ہو چکا ہے۔ وہ بھی کافر ہے۔ کیونکہ وہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر اور اسلام کو مردہ مذہب ٹھیراتا ہے۔ اور جب اسلام ایسا مذہب ٹھیرایا گیا۔ تو پھر اس سے نجات کی کیا امید ہو سکتی ہے"

(الحکم ۲۴ جلد ۶ صفحہ ۵)

مسیح ناصری اور مسیح محمدی کے منکر

(از حضرت نور الدین اعظم)

۱۹۰۲ء میں حکیم الامت حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ایک سائل کے خط کا جواب دیتے ہوئے مسیح ناصری اور مسیح موعود کے منکرین کے متعلق حسب ذیل ارقام فرمایا۔ جو پیغام پارٹی کی توجہ کے لئے نقل کیا جاتا ہے

(ایڈیٹر)

"آپ فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہ جن میں ۹۹ وجہ کفر کی ہوں۔ اور ایک وجہ اسلام کی ہو۔ اسے ہم کافر کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ صاحب! یہ حیرت انگیز اور بودا خیال و سوال ہے۔ اور نہایت کمزور ہے۔ اس سوال پر اگر کوئی کہے۔ کہ ایک شخص اللہ تعالےٰ کو نہیں مانتا فرشتوں اور رسولوں انبیاء کو جزا و سزا کو نہیں مانتا مثلاً اور یہ پانچ باتیں ہیں۔ لاکن زنا نہیں کرتا یا شراب نہیں پیتا تو اُسے مسلمان کہنا چاہیئے آپ تو ۹۹ کا سوال فرماتے ہیں۔ میں صرف پانچ کا تذکرہ کرتا ہوں۔ یا ایک شخص فرشتے مانتا ہے۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ تو اسمیں ایک وجہ کفر کی اور ایک وجہ اسلام کی ہے۔ کیا آپ اسے مومن مسلمان کہیں گے؟

برادرم ہاشمی۔ سینکڑوں امور کفر کے ایسے ہیں۔ کہ اگر ان میں ایک کا بھی معتقد ہو۔ تو کافر ہو سکتا ہے۔ کجا ۹۹۔ مثلاً کوئی کہے اللہ کا ماننا لغو ہے۔ یا کہے رسولوں کا اعتقاد بےہودہ ہے۔ تو کیا آپ کو اس کے کفر میں تردد ہوگا؟

اسرائیلی مسیح کے وقت مسیح کے منکر یہود اللہ تعالےٰ کو مانتے تھے۔ توریت پر ان کا ایمان تھا سب رسولوں کو مانتے تھے۔ سوائے حضرت مسیح کے۔ کیا وہ کافر تھے یا نہ تھے؟

ہمارے پاک سردار سید و مولیٰ خاتم الرسل خاتم الانبیاء شفیع یوم الجزاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر یہود اور نصاریٰ اللہ کو مانتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے رسولوں۔ کتابوں۔ فرشتوں کو مانتے ہیں۔ کیا اس انکار پر کافر ہیں یا نہیں۔ کافر ہیں۔ اگر اسرائیلی مسیح رسول کا منکر کافر ہے۔ تو محمدی مسیح رسول کا منکر کیوں کافر نہیں۔ اگر اسرائیلی مسیح موسیٰ کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا متبع ایسا ہے۔ کہ اس کا منکر کافر ہے۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا متبع کیوں ایسا نہیں۔ کہ اس کا منکر بھی کافر ہو۔ اگر وہ مسیح ایسا تھا۔ کہ اس کا منکر کافر ہے۔ تو یہ مسیح بھی کسی طرح کم نہیں۔ یہ محمدی مسیح اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین اور اس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام ہے۔

کفر کے معنے ہیں انکار کرنا نہ ماننا۔ قرآن کریم میں مومنوں کو بھی کافر کہا ہے۔ غور کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ۔ سیپارہ ۳ رکوع۔ پس جو مومن باللہ ہے۔ وہ کافر بالطاغوت ہے۔ ہر مومن کا کافر ہے۔ اور اللہ کا مومن ہے۔ اور بیشک نبیوں کا مومن اور [illegible] کافر ہے۔ مرزا صاحب کے منکر مرزا صاحب علیہ السلام کے کافر اور ان آیات کے کافر ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کے لئے مقرر فرمائیں کفر کا لفظ اپنے اندر انکار کے معنے رکھتا ہے۔ اور بس براہین صحیحہ کے بعد جو نہ مانے وہ منکر ہے یا یہی معنی وہ کافر ہے۔ اس کی سند اوپر عرض کر چکا ہوں + (الحکم ۲۴ اگست سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۴)

ختم نبوت کی حقیقت

(از مولوی محمد احسن صاحب امروہوی)

واضح ہو۔ کہ ختم نبوت ایک تو صرف باعتبار تاخر زمانہ کے ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اکثر عامہ علما سمجھ رہے ہیں۔ اور دوسرے باعتبار اختتام ان مراتب کے جو کمالات نبوت کے لئے چاہئیں۔ یعنی باعتبار نقطہ انتہائی ان کمالات نبوت کے جس نقطہ انتہائی پر آنحضرت صلعم کی نبوت پہنچی ہوئی ہے۔ اور وہاں پر تمام سلاسل نبوت کے اختتام کو پہنچ جاتے ہیں۔ اور پھر کوئی کمال نبوت کا باقی نہیں رہتا۔ بلکہ سب ختم ہو جاتے ہیں۔ اور یہ اختتام اختتام مرتبی بھی ہے۔ ہاں اس کو اختتام زمانی بھی ضمناً و تبعاً لازم پڑا ہوا ہے۔ اور اس اختتام مرتبی کے بعد کوئی نبی اس مرتبہ عظیم الشان کا قبل یا بعد آنحضرت صلعم کے نہیں آ سکتا۔ اور یہاں پر اصل مراد ختم نبوت سے یہی ہے۔ کیونکہ ختم نبوت جو صرف باعتبار تاخر زمانی کے ہو۔ اس میں کوئی کمال اور فضیلت بالذات معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ تاخر زمانی کسی شے کا کسی شے سے موجب کسی فضیلت کا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ موہم مفضولیت کا ہو جاتا ہے۔ لہذا مقام مدح اور بیان کمالات فضیلت آنحضرت صلعم میں ایسے امر کا بیان کرنا جو موہم مفضولیت کا ہو ہرگز ہرگز مراد الٰہی کلام الٰہی سے نہیں ہو سکتا ہے۔

سوال اوّل کیا خاتم النبیین کا لفظ نبیوں کے سلسلہ کو ختم نہیں کرتا۔ گو ظلی طور پر ہو؟

الجواب تمام انبیائوں سابقین کا نور نبوت آنحضرت صلعم کی نسبت ایک ظلی نور ہے مانند دھوپ کے اور آنحضرت صلعم کا نور نبوت ایسا ہے۔ جیسا کہ خود آفتاب۔ پس تمام نبوتیں سابقین کی ہوں۔ یا آئندہ زمانہ کی بطور ظل کے آنحضرت صلعم سے فیضیاب ہیں۔ اور مسیح موعود کا نام جو حدیث صحیح میں نبی اللہ رکھا گیا ہے۔ وہ بھی اسی اعتبار اور لحاظ سے فرمایا گیا ہے۔ اور اس کو جو سلام پہنچایا گیا ہے۔ اس سلام کی حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ اس کے انوار نبوت تمام نقائص اور عیوب سے سلامت ہیں۔ اور اس کے مخالفین جو اس کو نقائص کی طرف منسوب کریں گے۔ رسول مقبول کی طرف سے اس کو سلامتی پہنچتی رہیگی۔ چنانچہ واقعات نے اس پر شہادت دیدی ہے۔ بنا علیہ ثابت ہوا۔ کہ بعد آنحضرت کے کوئی نبی صاحب کتاب و شریعت جدیدہ ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کوئی نبی آنحضرت صلعم سے جدا ہو کر آ سکتا ہے۔ کیونکہ آپ خاتم ہیں۔ اور بغیر خاتم کے کوئی شے مختوم علیہ مستند نہیں ہو سکتی۔ پس ایسے نبی کا نہ آنا لازم پڑا ہوا ہے۔ اس معنے خاتم النبیین کیلئے جو ہم لکھ آئے ہیں۔ پس جن احادیث میں مضمون لانبی بعدی کا آیا ہے۔ ان احادیث کے معنی بھی یہی ہیں۔ کہ کوئی نبی صاحب کتاب و شریعت بعد آنحضرت صلعم کے نہیں آ سکتا۔ لیکن جزئی نبوت کا سلسلہ بسبب عطاء کوثر کے آنحضرت صلعم کے لئے قیامت تک جاری رہے گا۔ ورنہ ان احادیث کے کیا معنی ہوں گے۔ جن میں مسیح موعود کو نبی اللہ کہا گیا ہے؟

سوال دوم اگر ہم ظلی طور پر تسلیم کر لیں۔ تو اسرائیلی نبی بھی حضرت موسیٰ کے بعد تورات کی تصدیق کے واسطے آئے تھے۔ کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے۔ پس اسرائیلی نبی اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام میں کیا فرق ہے۔ اور خاتم النبیین کا لفظ ظاہر کر رہا ہے۔ کہ آئندہ اسرائیلی نبیوں کی طرح بھی نبی کا لفظ کسی پر نہیں بولا جاوے گا۔ انتہیٰ مخلصاً۔

الجواب حضرت مرزا صاحب اور انبیاء سابقین میں ایک تو یہ فرق ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کوئی کتاب اور شریعت جدیدہ نہیں لائے۔ کیونکہ شریعت محمدیہ اپنے نقطہ انتہائی کمال کو پہنچ گئی ہے۔ دوسرا یہ فرق ہے۔ کہ جو انبیاء متبع تھے اور غیر شارع وہ تابع اور مبلغ توریت کے تھے۔ اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام تابع اور مبلغ قرآن مجید کے ہیں۔ جس قدر فرق توریت اور قرآن مجید میں ہے۔ اسی قدر فرق حضرت مرزا صاحب علیہ السلام اور ان انبیائوں میں سمجھو تو ضرور ہونا چاہیئے۔ ورنہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا کے پھر کیا معنی ہونگے۔ اور پھر قرآن مجید اور آنحضرت صلعم میں کوئی فضیلت مابہ الامتیاز توریت و موسےٰ کی نسبت نہ رہیگی۔ کیونکہ متبوع کے سبب توابع کی فضیلت بھی ضرور ہونی چاہیئے۔ دیکھو ایک بادشاہ کا غلام رعایا کے غلاموں سے کس قدر افضل ہوتا ہے۔ پھر کیا وجہ کہ احمدؐ کا غلام انبیاء متبع سے جو غیر شارع ہیں افضل نہ ہو۔ آگے رہا سلسلہ نبوت جزئیہ کا سو وہ بے شک اس امت میں بطفیل اتباع خاتم النبیین صلعم کے ضروری ہے۔ خلاصہ مقال یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کے اس دعوے نبوت ظلی سے آنحضرت صلعم کی خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آ سکتا۔ بلکہ شان عظمت خاتمیت اسی کو مقتضی ہے۔ کہ آپ کی امت کے کمل افراد کو نبوت ظلی ضرور حاصل ہو۔ خصوصاً خاتم الخلفاء کو جو مسیح موعود و مہدی مسعود ہے۔ کہ اس کی نسبت تو خود نبی کریمؐ نے بلقب نبی اللہ یاد فرمایا ہے تاکہ عظمت و شان خاتمیت سید المرسلین و خاتم النبیین میں کوئی نقص لازم نہ آوے۔ (الحکم ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان اور کانگرس

دسمبر کے آخری ہفتہ میں کانگرس کا جو اجلاس لاہور میں ہونے والا ہے۔ اس کے انتظام کے لئے جو منتظمہ کمیٹی منتخب کی گئی ہے۔ اس نے ایک بورڈ بنایا ہے۔ جو دیہات میں دورہ کرے گا۔ جس کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ وہ بھولے بھالے مسلمانوں کو جھوٹے سبز باغ دکھا کر ان سے چندہ بٹورے گا۔ اور انہیں اس امر کی ترغیب دیگا۔ کہ وہ کانگرس کے اجلاس لاہور میں شریک ہوں۔ لیکن میں ان کی خدمت میں نہایت زور سے کہتا ہوں۔ کہ کسی زمیندار مسلمان کا اس وقت کانگرس میں شرکت کرنا یا کسی رنگ میں اس کی امداد کرنا ایک پرلے درجے کا قومی گناہ ہے۔ سیاسی گناہ ہے۔ قومی غداری ہے اور اسلام کی دشمنی کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔ جس کے لئے کسی مسلمان کو طیار نہ ہونا چاہیئے آج کانگرس کیا ہے۔ محض ہندو مہا سبھا ہے۔ جو مسلمانوں کے حقوق و مفاد کی اشد ترین دشمن ہے۔ آج مسلمانوں کو شرکت کانگرس کی دعوت دینا محض اس وجہ سے ہے۔ کہ مسلمانوں کو نہرو رپورٹ کی تائید کرنے والا بہت بڑا حصہ بنایا جاوے۔ اور حکومت کو یہ دھوکہ دیا جاوے۔ کہ ہر مسلمان کانگرس میں شریک ہے۔ اور نہرو رپورٹ کا حامی ہے۔ اس لئے کسی مسلمان زمیندار کو کانگرس کے کسی مقصد میں اس کی تائید نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ہر دیہاتی کو آگاہ کرنا چاہیئے۔ کہ کانگرس ہندو مسلمانوں کی مشترکہ انجمن نہیں۔ بلکہ مسلمانوں اور زمینداروں کی دشمن ہے۔ ہندو کانگرس میں مسلمانوں کو دھوکہ سے ملا کر حکومت کو مرعوب کر کے انگریزوں کی غلامی سے نکل کر مسلمانوں کو غلام بنانے کے منصوبے پختہ کر چکے ہیں +

کانگرس اور بولشویک

جب سے پنڈت موتی لال جی نہرو اور ان کے عالی قدر صاحبزادہ صاحب روس کی سیر سے واپس ہندوستان میں تشریف لائے۔ بالشویکوں کی ہندوستان میں کھلے طور پر حمایت ہو رہی ہے۔ اور ان کے اصولوں کی اشاعت اور حمایت میں کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ خطرناک تحریک نہایت نہایت زور سے شروع ہو چکی ہے۔ اور اس میں تمام تر حصہ کانگرسی لوگوں کا ہے۔ اور اس کے اصل روح و رواں پنڈت موتی لال نہرو کے فرزند دلبند پنڈت جواہر لال جی نہرو ہیں۔ جن کا نام امسال کانگرس کی صدارت کے لئے تجویز کیا جا رہا ہے۔ اور یہ تو آپ کو معلوم ہی ہوگا۔ کہ پچھلے سال سے کانگرس کی صدارت ان کے والد بزرگوار متمکن ہیں غرض آج کل کانگرس مسلمانوں کی شدید ترین دشمن بنی ہوئی ہے۔ ایک رنگ میں تو یہ مہا سبھا ہے۔ اور دوسرے رنگ میں بالشویکوں کے خیالات کی اشاعت کرنے والی بہت بڑی کامیاب انجمن ہے۔ پس مسلمانوں اور زمینداروں کو اس میں ہرگز ہرگز شرکت نہ کرنی چاہیئے۔ (دور جدید)

علم دین کی اپیل

ہائی کورٹ میں دو انگریزوں کے سامنے پیش ہوئی۔ علم دین کی طرف سے بمبئی کے مشہور بیرسٹر مسٹر محمد علی جناح پیش ہوئے۔ انہوں نے بہت سی شہادت کی غلطیاں اور کمزوریاں اور کئی نقص بیان کئے۔ مگر جج صاحبان کو علم دین بچارے کے بے گناہ ہونے کا یقین نہ آیا۔ اور اس کے لئے سزائے موت بحال رہی۔

ہمارے برادران ہنود علم دین کے ساتھ ہمدردی رکھنے والوں کو اور چندہ میں امداد کرنے والوں کو اس وجہ سے بہت برا بھلا کہتے ہیں۔ کہ علم دین نے ایک انسان کو قتل کیا تھا۔ ایسے قاتلوں کے ساتھ اس تہذیب و شائستگی کے زمانہ میں ہمدردی کرنا اور اس کی سزا سے بچانے کے لئے جس کا مستحق ہے امداد کرنا بڑی سنگدلی اور بہت بڑے تعصب کا ثبوت دینا ہے۔

بظاہر تو یہ بات کسی قدر وزن دار معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایک انسان دوسرے انسان کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ اور پھر اس ظالم اور سفاک کی مدد کی جاوے۔ لیکن برادران ہنود سے یہ پوچھا جا سکتا ہے۔ کہ کیا مہاشہ راج پال ہی انسان تھا یا سانڈرس اور چنن سنگھ بھی انسان تھے۔ کیا شردھانند جی ہی انسان تھے یا مفتی محبوب علی بھی انسان تھا۔ اور پھر اسمبلی میں بیٹھنے والے بھی انسان تھے یا نہیں۔ اور پھر جو آج کل پنجاب میں ہو رہا ہے۔ اس میں کس قدر شائستگی اور تہذیب کا حصہ ہے۔

اے تہذیب اور شائستگی کے دارثو۔ کاش تم کبھی مسلمانوں کے ساتھ بھی انصاف کرنا سیکھو۔

ہندوؤں کی نام نہاد قوم پرستی

ہندو ہمیشہ فرقہ دار نیابت کی مخالفت کو قوم پرستی کے ثبوت میں پیش کیا کرتے ہیں۔ اور قارئین کرام جانتے ہیں۔ کہ ہم نے ہمیشہ اس دعویٰ کو بہ دلائل قاطعہ بے بنیاد ثابت کیا ہے۔ آج ہمارے معزز معاصر "اکالی" نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کر لیا ہے۔ ہم اپنے معاصر کی تحریر کا ضروری اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے:-

"اس وقت بے شک ہندو اکثریت میں ہیں۔ اور وہ فرقہ دارانہ نیابت کے برخلاف ہیں۔ اگر وہ قوم پرست ہوں۔ تو بھی وہ فرقہ دارانہ نیابت کے برخلاف ہی ہوں گے۔ کیونکہ ان کا تو فائدہ اسی میں ہے۔ اس واسطے ہندوؤں کو فرقہ دارانہ نیابت کے برخلاف دیکھ کر یہ کہنا کہ وہ قوم پرست ہیں۔ سخت غلطی ہے۔ اگر ہندوؤں کی قوم پرستی کو آزمانا ہو۔ تو اور موقعے ڈھونڈنے چاہئیں۔ ابھی سر فضل حسین کی جگہ خالی ہونے پر ٹریبیون جیسے اخبارات بھی چلا اٹھے۔ کہ یہ جگہ کسی ہندو کو ملنی چاہیئے۔ ہندوؤں کی قوم پرستی دیکھنی ہو۔ تو کسی غیر ہندو کو نوکری کی درخواست دیکر کسی ایسے دفتر میں بھیجدو جہاں ہندوؤں کا زور ہے۔ ہندوؤں کی قوم پرستی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاں ہندو افسروں کی وجہ سے ہندوؤں کا زور ہے۔ اور وہ ہندو افسر کیا کچھ کر رہے ہیں"

ہمارے معاصر نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ حرف بحرف صحیح ہے۔ آخری فقروں میں اس نے ہندو افسروں کے متعلق جو تجربہ بیان کیا ہے۔ مسلمان سالہا سال سے اس کا قدم قدم پر نہایت تلخ تجربہ کرتے آرہے ہیں۔ ہمارے معزز معاصر اکالی کو صرف ایک ڈسکہ کا معاملہ یاد ہے۔ اس لئے کہ تازہ ہے۔ اور اس کا تعلق ہمارے معاصر کی قوم سے ہے۔ مسلمان ایسے صدہا واقعات پیش کر سکتے ہیں۔ پھر کیا ان قوم پرستوں کے بھروسے پر ہم اپنا سب کچھ ترک کر دیں۔ اور سمجھ لیں۔ کہ یہ ہمارے یا دوسری اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرینگے۔ یہ تو اس انتظار میں بیٹھے ہیں کہ موقع ملتے ہی سب کو ہضم کر جائیں۔ اور مسلمان آج اپنی حفاظت کے لئے جو جد و جہد کر رہے ہیں۔ یہ ہندوؤں کی اسی معاندانہ ذہنیت کے پے در پے تجارب کا نتیجہ ہے۔ جس کی جھلک اکالی کی محولہ بالا تحریر میں دکھائی گئی ہے۔ (انقلاب)

حکومت ہند کا مکتوب

راجپوتانہ کا اخبار تیاگ راجستان لکھتا ہے۔ کہ مہاراجہ پٹیالہ کو گورنمنٹ نے ایک اہم مکتوب بھیجا ہے۔ جس میں اپنی برتر طاقت کی ذمہ داری پر زور دیتے ہوئے ان الزامات کی تحقیقات کے لئے جو علانیہ طور پر مہاراجہ پٹیالہ کے خلاف لگائے گئے ہیں۔ ایک تحقیقاتی کمیشن کی تقرری کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ گورنمنٹ نے اس مکتوب میں مہاراجہ سے یہ بھی پوچھا ہے۔ کہ کمیشن کی تقرری کے متعلق ان کی کیا خواہشات ہیں۔ اور اگر پبلک طور پر تحقیقات کیجائے تو کیا اسے انہیں کوئی اعتراض ہے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ کیسے طور پر تحقیقات کئے جانے پر مہاراجہ صاحب معزولی کو ترجیح دینگے۔ گورنمنٹ نے مہاراجہ سے ایک ہفتہ کے اندر جواب طلب کیا ہے۔ لیکن مہاراجہ کی طرف سے مہلت طلب کی گئی ہے۔

شاہ امان اللہ کی دولت

آخر کار شاہ امان اللہ خاں ہندوستان سے اٹلی کو روانہ ہو گئے۔ جہاں ان کا بالفعل ایام جلاوطنی کاٹنے کا ارادہ ہے۔ اخبارات میں بہت کچھ چھپا تھا۔ کہ قندھار سے روانگی کے وقت ان کی ایک موٹر صرف نقدی کے تھیلوں سے بھری ہوئی تھی۔ جس پر بعض لوگوں کو خیال گذرا تھا۔ کہ بجائے روپیوں کے اشرفیاں ہونگی۔ یہ خبر بھی چھپی تھی۔ کہ ان کے پاس بہت سے خاندانی ہیرے اور جواہرات ہیں۔ جو لاکھوں روپے کے ہیں مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ سب باتیں مبالغہ آمیز ہیں۔ ایک نہایت معتبر ذریعہ سے پتہ لگا ہے۔ کہ شاہ امان اللہ خاں کے پاس روپیہ بہت نہیں ہے۔ اور قرین قیاس بھی یہی بات ہو سکتی ہے۔ پہلے تو کابل کا خزانہ ہی کتنا بڑا ہو سکتا ہے۔ پھر اس کے بعد شاہ موصوف نے سفر یورپ میں بہت کچھ خرچ کیا۔ اور بہت سا سامان خریدا۔ پھر روپیہ کی کمی کی وجہ سے کہ شاہ موصوف صرف اپنی بیوی اور بچوں سمیت اٹلی کو روانہ ہوئے ہیں۔ اور ان کی خوشدامن صاحبہ بیگم طرزی جو بمبئی میں تاج محل ہوٹل میں ان کے ساتھ فروکش تھیں مع اپنے بچوں کے ٹرکی کو چلی گئی ہیں۔ اور پرنس عنایت اللہ مع اپنے بال بچوں کے براہ عراق امیر فیصل کا مہمان رہنے کے بعد ایران کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اگر روپیہ کی دقت حائل نہ ہوتی تو بیگم طرزی صاحبہ ضرور اپنی بیٹی ملکہ ثریا کے ہمراہ اٹلی کو جاتیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ پشاور کے وکیل تجارت نے روانگی کے وقت شاہ موصوف کو صرف دو ہزار آٹھ سو پونڈ دیئے ہیں۔ اور دوسرے بعض وکیل تجارت روپے دبائے بیٹھے ہیں۔

رومی ٹوپی یا دھوتی

جس زمانہ میں مسٹر سانڈرس کو سنگدل قاتل نے نشانہ ریوالور بنا کر ہلاک کیا۔ اس وقت لاہور کے کسی ہندو اخبار نے جو تعصب کی عینک لگا کر اندھا بنا ہوا تھا۔ یہ لکھ دیا تھا۔ کہ قاتل رومی ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔ مگر اس فتنہ کے متعلق جس قدر لوگ ماخوذ ہوئے ہیں قطعاً ان میں کوئی رومی ٹوپی والا یعنی مسلمان نہیں ہے۔ اخبار مذکور کو لازم ہے۔ کہ اس امر کی وضاحت کر دے۔ کہ وہ رومی ٹوپی ان میں سے کس ملزم کی تھی۔ اور اب وہ رومی ٹوپی کہاں محفوظ ہے۔

قتل سانڈرس

کے مقدمہ کی سماعت ۱۰ جولائی سے سنٹرل جیل لاہور میں ہو رہی ہے۔ ناظرین فاروق کی دلچسپی کے لئے سرکاری استغاثہ کی نقل کسی دوسری جگہ آج کے اخبار میں درج ہے۔ چالان ابھی مکمل نہیں ہوا۔ خان صاحب قلندر خان نائب وکیل استغاثہ نے سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں بیان کیا۔ کہ مقدمہ قتل سانڈرس اور مقدمہ سازش لاہور کے سلسلہ میں کارخانہ ہائے بم سازی لاہور اور سہارنپور اور ملزموں کی جائے سکونت قیام۔ اور دیگر حالات کے متعلق شہادتیں لی جائیں گی۔ لیکن ہمارا چالان ابھی تک مکمل نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ عنقریب ہمیں اور ملزموں کو بھی موجودہ فہرست میں شامل کرنے کی ضرورت پڑے۔ کیونکہ ابھی ابھی ہمارے پاس ایک جگہ سے اور اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں سے بھی کچھ ایسی شہادتیں اور اشیاء دستیاب ہوئی ہیں۔ جو کہ اس مقدمہ میں کار آمد ثابت ہونگی۔ مفصل حال معلوم ہونے پر ہم مزید ملزموں کی فہرست بھی داخل کریں گے۔

ایڈیٹر شدھی سماچار کو سزا قید

جو مقدمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک ہتک آمیز مضمون کی بنا پر زیر دفعہ ۲۹۵ و ۱۵۳۔ الف جنوری ۱۹۲۹ء میں گورنمنٹ کی طرف سے چدانند ایڈیٹر شدھی سماچار کیخلاف دہلی میں دائر تھا۔ اس کا فیصلہ ۲۲ جولائی کو مجسٹریٹ نے سنا دیا۔ دونوں دفعات کے ماتحت چدانند کو چھ چھ ماہ قید بامشقت اور تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی۔ دونوں قیدیں ایک ساتھ ہی شروع ہونگی۔ یہ پہلا قابل ذکر مقدمہ ہے۔ جو... جسٹس دلیپ سنگھ کے فیصلہ اپیل راجپال کے بعد سے نئی دفعہ کے ماتحت فیصل ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲ر جون کے جلسے اور منکرین خلافت

(از علامہ مولوی غلام رسول صاحب آف گوئیکی)

۲ر جون کے جلسوں نے جہاں عاشقانِ رسول اور مخلصان نبی مقبولؐ کے اخلاص اور ایمان کے مدارج کو علی قدر المراتب ظاہر ہونے کیلئے موقع دیا۔ وہاں منافقوں اور اسلام اور نبیٔ اسلام کی محبت کے جھوٹے مدعیوں کے نفاق کا بھی خوب بھانڈا پھوڑا خصوصاً منکرین خلافت غیر مبایعین جنہوں نے ۲ر جون کے جلسوں کی ناکامی اور نامرادی کے لئے اپنی مخالفانہ کوششوں سے رات اور دن ایک کر دیا۔ اور جلسوں کے روکنے کے لئے ایسی ایسی کمینہ حرکتیں اور تہذیب اور شرافت سے گری ہوئی کوششیں کام میں لائے۔ کہ جن کو عمل میں لانا ایک رذیل سے رذیل اور کمینہ سے کمینہ انسان بھی اپنے لئے باعث ننگ و عار سمجھتا ہے۔ مثلاً غیر مبایعین کا جون کے جلسوں کے موقع پر مرتدین کے رسالہ مباہلہ اور ایسا ہی اُن کے بعض دوسرے پوسٹروں کو شائع کرنا۔ اور گندی سے گندی اور ناپاک سے پاک تحریروں کے ذریعہ حضرت امام جماعت احمدیہ جیسے پاکباز اور معصوم الفطرت انسان پر جھوٹی تہمتیں اور بہتانات لگا کر پبلک کو آپ سے متنفر کرنا۔ اور ان کی اس پاک کوشش کو ناکام بنانے کے لئے ۲ر جون کے جلسوں کے انعقاد کیلئے روکیں ڈالنا۔ جو سید الکونین والثقلین کی عظمت اور عزت اور آپ کی شان پُر از رفعت کے اظہار کے لئے مخصوص تھی۔ غیر مبایعین کی طرف سے یہ وہ پُر از خبث و شرارت کارروائی ظہور میں آئی۔ جس پر آسمان اور زمین دونوں لعنتیں بھیج رہے ہیں

اخبار زمیندار کے مالک کی نسبت مشہور ہے۔ کہ اگر کسی نے شیطان بشکل انسان دیکھنا ہو۔ تو آکا ظفر علی خاں کو دیکھے۔ بلکہ بعض نے تو شیطانی کارستانیوں میں ظفر علی کو شیاطین کا بھی معلم مانا ہے۔ اور ہر طرح کی شیطنت کا مجسمہ۔ لیکن باوجود ان حالات کے غیر مبایعین نے ۲ر جون کے جلسوں کے انتظام میں روکیں ڈالنے کے لئے جو مخالفانہ کوششیں کیں۔ وہ ظفر علی کی شیطانی کوششوں سے بھی مرتبۂ سبقت پر تھیں۔

منکرین خلافت نے جن خبیث سے خبیث تحریروں کی بنا پر حضرت امام جماعت احمدیہ کی ذات ستودہ صفات کو جھوٹے الزامات اور اتہامات اور بہتانات سے بدنام کرنا چاہا۔ ان سب کے ذب اور دفاع کے لئے بھی ۲ر جون کے جلسے بخوبی حقیقت کشا ثابت ہوئے۔ اور دنیا کو بخوبی معلوم ہو گیا۔ کہ ان جلسوں کے اہم اور پاک مقصد کی تحریک کرنے والا انسان کس کیرکٹر کا انسان ہو سکتا ہے۔ اور ان جلسوں کے انعقاد اور انتظام میں روکیں ڈالنے اور مزاحمتیں کرنے والے کس قماش اور کیسی فطرت کے لوگ ہیں۔

جس بہتان اور اتہام کی نسبت حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف کی گئی ہے۔ وہ وہی ہے۔ جس سے ایک ہندو مجسٹریٹ نے اپنی شریفانہ فطرت کے احساس سے لغو اور بناوٹی سمجھ کر اعراض کر لیا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی شان تطہر کا یہاں تک بلند پایہ اور پُر رفعت مقام سمجھا۔ کہ عدالت میں آپ کے حاضر ہونے کے لئے بھی ضرورت نہ سمجھی۔ اور مقدمہ کو خارج کر دیا۔ حالانکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ لوگ باوجودیکہ آپ عصمت شکنی کے الزام میں قید میں ڈالے گئے۔ اور سب کے سب اہل مصر کے نزدیک حضرت ممدوح کے قید ہونے کا باعث وہی الزام مُسلّم اور مشہور ہو چکا تھا۔ پھر بھی ان سب الزامات کو غلط اور حضرت یوسفؑ کو نبی تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ یوسف علیہ السلام کے بالمقابل اس یوسف ثانی کے حالات زیادہ تر حسن ظنی کے اسباب اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔

شریعت اسلامیہ کا فتویٰ قرآنی نصوص کی بناء پر یہ ہے۔ کہ الزام زنا کی تصدیق کے لئے چار گواہ ہوں۔ جن کی شہادت رویت عینی کی بنا پر ہو۔ اور جس شخص کے متعلق چار گواہوں کی گواہی سے الزام مذکور کی تصدیق نہ پائی جائے۔ تو ایسا شخص عند اللہ اور عند الشرع بری ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۸۲ پر ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"جس پر شرعی طور پر جرم کا ثبوت نہ ہو۔ وہ بری ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ عرب کی زبان بھی اس کا نام بری رکھتی ہے۔ کیونکہ قرآن سے بڑھ کر محاورات عرب کے جاننے کے لئے اور کوئی ذریعہ نہیں۔ اور اسی آیت کے مفہوم کی مؤید قرآن شریف کی وہ آیت ہے۔ جو سورۃ نور کی تیسری آیت ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ والذین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا باربعۃ شھداء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لھم شھادۃ ابداً و اولٰئک ھم الفاسقون۔ یعنی جو لوگ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں۔ اور اس تہمت کے ثابت کرنے کے لئے چار گواہ نہ لا سکیں۔ تو ان کو اسّی درے مارو۔ اور آئندہ کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ اور یہ لوگ آپ ہی بدکار ہیں"۔

ایسا ہی صفحہ ۸۳ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایسی تمام عورتوں کی نسبت جن کی بدچلنی ثابت نہ ہو۔ خدا تعالےٰ نے بار ثبوت الزام لگانے والوں پر رکھا ہے۔ اور ان کو بری اور محصنات کے نام سے پکارا ہے"۔

پھر صفحہ ۸۴ پر فرماتے ہیں:۔

"زبان عرب اور قرآن شریف کے نصوص صریحہ کے رُو سے تمام انسان جو دنیا میں ہیں۔ کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرد اور کیا عورت بری کہلانے کے مستحق ہیں۔ جب تک کہ ان پر کوئی جرم ثابت نہ ہو۔ قرآن کے رُو سے بری کے معنے لمبے وسیع ہیں۔ کہ جب تک کسی پر کسی جرم کا ثبوت نہ ہو۔ وہ بری کہلائے گا۔ کیونکہ انسان کے لئے بری ہونا طبعی حالت ہے۔ اور گناہ ایک عارضہ ہے۔ جو پیچھے سے لاحق ہوتا ہے۔ لہذا اس کے لئے ثبوت درکار ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک وحی میں مقدس ناموں اور شانوں کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً آپ کو محمود۔ بشیر۔ فضل۔ فضل عمر۔ حسن اور احسان میں مسیح موعود کا نظیر۔ مسیحی نفس امام ہمام۔ فخر رسل۔ یوسف وغیرہ اسماء اور القاب سے یاد کیا گیا ہے۔ اور قبل از ولادت۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب آئینہ کمالات اسلام کے عربی حصہ میں حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ کہ:-

"جب انبیاء اور اولیاء کو کسی لڑکے کی بشارت دی جائے۔ اس سے مراد صالح اولاد ہوتی ہے"

پھر اپنی اولاد پر آنحضرت صلعم کی پیشگوئی یتزوج ویولد لہ کو چسپاں فرماتے ہوئے اپنی اولاد کو نشان کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ دیکھو آئینہ کمالات ص ۵۷۸ و ۵۷۹

پھر کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۷۰ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"سو اس نے ایک نئے خاندان کیلئے مجھے اس الہام میں ایک نئی بیوی کا وعدہ دیا۔ اور اس الہام میں اشارہ کیا۔ کہ وہ تیرے لئے مبارک ہوگی۔ اور تو اس کے لئے مبارک ہوگا۔ اور مریم کی طرح اس سے تجھے پاک اولاد دی جائیگی"

حضور مغفور اپنی اس تحریر میں خدا کی بشیر وحی کی بنا پر اپنی اولاد کو مریمؑ بتول کی طرح پاک [illegible] کر رہے ہیں۔ اور مریمؑ کی نسبت یہود کے مطابق بیان

قرآن کریم علیٰ مریم بہتانا عظیماً زنا کی تہمت بہتان عظیم کے طور پر مشہور کی۔ اور ایسا ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ یوسف موعود بھی ہیں۔ اور یوسفؑ پر عزیز مصر کی بیوی نے تہمت لگائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام یہ بھی ہے۔ کہ:-

"عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی"

ایلی ایلی لما سبقتانی۔ حضرت مسیحؑ کا الہامی کلام ہے۔ جو صلیبی حادثہ کے وقت آپ کی زبان سے نکلا۔ جبکہ اس ابتلاء کے وقت بجز خدا تعالیٰ کے عالم اسباب میں سے کوئی بھی آپ کا مؤید اور ناصر نہ رہا۔ یہ عورت کی چال والا الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اس طرح سے کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ جس طرح کہ آپ کے حسن و احسان میں آپ کے نظیر مسیحی نفس حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق اس کا ظہور ہوا۔

عورت کی چال والا الہام مرتدین کے انتہائی مکر اور فریب کی چال کا نتیجہ ظاہر کرنے والا ہے۔ اور جس طرح یوسف علیہ السلام کے متعلق ان کیدکن عظیم کے مطابق مصری عورتوں نے خطرناک مکر و فریب کی چال چلی۔ اور معصوم اور بے گناہ یوسف کے دامن عفت کو ایک ناپاک تہمت سے ملوث کیا اسی طرح اس یوسف ثانی کے متعلق منکرین خلافت نے چال چلی۔ جس سے ہمارا ایمان تو اور بھی تازہ ہو گیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ واقعی یوسف موعود ہیں۔ اور منکرین خلافت کے اس جھوٹے الزام اور اتہام سے آپ کی مماثلت یوسف کی شان اور بھی نمایاں ہو گئی۔ سچ ہے ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است

نقل استغاثہ جو مسٹر ہارڈنگ نے مقدمہ سازش لاہور میں پیش کیا

(بقیہ)

الزامات زیر سیکشن ۱۲۱ - ۱۲۱ الف - ۱۲۲ - اور ۱۲۳ - تعزیرات ہند -

استغاثہ منجانب مسٹر جانح ٹیوڈر ہلٹن ہارڈنگ سینیر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس لاہور -

مستغیث ادب سے بیان کرتا ہے

(۱) مذکورہ ملزمان دوسرے اشخاص کے ساتھ ملکر لاہور اور برٹش انڈیا کے دوسرے مقامات میں مختلف اوقات اور مواقع پر سنہ ۱۹۲۴ء سے لے کر اپنے یوم گرفتاری تک ایسی سازش میں مشغول رہے ہیں۔ جو کہ ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے اور آپ کو برٹش انڈیا میں قانون کے طور پر قائم شدہ گورنمنٹ کو مجرمانہ طاقت کے اظہار سے دہشت زدہ کرنے اور مذکورہ مقصد اور غرض کے لئے طیاری کی خاطر آدمیوں ہتھیاروں اور سامان جنگ جمع کرنے کے لئے مقصود تھی۔

(۲) مزید براں انہوں نے ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے کے ارادہ ہستی کو اس غرض سے چھپائے رکھا تاکہ اس طرح اخفا کرنے سے ایسی جنگ کرنے میں سہولیت مل سکے۔

(۳) ان اغراض سے جن کا ذکر پیراگراف نمبر اوّل اور دوم میں کیا گیا ہے۔ ملزموں نے دوسرے اشخاص سے ملکر ایک پارٹی موسومہ ہندوستان ری پبلکن ایسوسی ایشن اور انڈین ری پبلکن آرمی بنائی۔ اور انہوں نے اس غرض سے لاہور اور دیگر برٹش انڈیا کے دوسرے مقامات میں اپنے جلسے منعقد کئے۔ تاکہ وہ ہندوستان میں قانونی طور پر قائم شدہ گورنمنٹ کو طاقت کے استعمال سے گرا سکے۔ اور اس کی بجائے ایک فیڈریٹڈ ری پبلکن گورنمنٹ قائم کر سکے۔

(۴) ان مقاصد کے حصول کے لئے جو ذریعہ تجویز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیئے گئے تھے۔ وہ ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔

(الف) ہتھیاروں۔ آدمیوں۔ اور جنگی سامان کا جمع کرنا۔ نیز ہتھیاروں اور جنگی سامان کی خرید کیلئے روپیہ جمع کرنا۔

(ب) اس مقصد کے لئے بینک اور خزانے لوٹ کر اور ایسی ڈاکہ زنیاں کر کے جن سے بالضرور قتل کی وارادات عمل میں آئیں روپیہ جمع کرنا۔

(ج) قتل کی واردانوں کے ارتکاب اور گورنمنٹ کو دہشت زدہ کرنے کی خاطر بھک سے اڑ جانے والے بم بنانا۔

(د) پولیس اور ایسے دوسرے افسران اور اشخاص کا قتل جو کہ برٹش انڈیا کی حکومت کو چلانے میں مدد دیتے ہیں۔ یا اس میں دلچسپی لیتے ہیں۔ یا ایسے اشخاص کا قتل جو کہ سازش کی اغراض کی تکمیل میں مزاحم ہوتے ہیں۔ یا مذکورہ پارٹی کی نظر میں کھٹکتے ہیں۔

(ھ) ریلوے ٹرینوں کو اڑانا۔

(و) باغیانہ اور انقلابی لٹریچر کو پیدا کرنا اس کو اپنے قبضہ میں رکھنا۔ اور اس کی اشاعت کرنا۔

(ز) قیدیوں اور دیگر زیر حراست اشخاص کو جائز تحویل سے نکالنا۔

(ح) سازش میں شامل کرنے کی غرض سے تعلیم یافتہ نوجوانوں کا اغوا،

(ط) غیر ممالک کے ان اشخاص سے جو کہ ہندوستان میں بغاوت کی تحریک میں دلچسپی لیتے ہیں۔ چندہ حاصل کرنا۔ اور ان کے درمیان تشہیر حاصل کرنا۔

(۵) برٹش انڈیا میں مذکورہ بالا سازش کی خاطر

(الف) ۱۳ر جنوری ۱۹۲۸ء کو بنارس میں مسٹر بنبر جی انسپکٹر سی آئی۔ ڈی کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔

(ب) کیلاش پتی المعروف کالی چرن (مفرور) ملازم سب پوسٹ آفس برہال گنج ضلع گورکھپور نے ۲۶ر جون ۱۹۲۸ء کو اپنے مشترکہ مقصد کی تکمیل کے لئے ۱۳۰۹۹ روپے کا غبن کیا۔

(ج) ۴ر دسمبر ۱۹۲۸ء کو پنجاب نیشنل بینک میں ڈاکہ مارنے کی کوشش کی گئی۔

(د) مسٹر سانڈرس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس چنن سنگھ ہیڈ کانسٹیبل کو ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۸ء کو لاہور میں قتل کیا گیا۔

(ھ) اسمبلی چیمبر دہلی میں ۸ر اپریل ۱۹۲۹ء کو بم گرایا گیا۔ اور گولیاں چلائی گئیں۔ جن سے سر بومن لال اور دوسرے اصحاب کے ضربات آئیں۔

(و) ۷ر جون ۱۹۲۹ء کو مولینا میں ڈاکہ ڈالا گیا اور مالک مکان کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔

(ز) ملزمان دوسرے اشخاص کے ساتھ مل کر لاہور۔ سہارن پور۔ کلکتہ اور آگرہ میں بم کے کارخانہ میں بم سازی کرتے رہے۔ لاہور اور سہارن پور میں قبل ازیں بم کے کارخانے پکڑے جا چکے ہیں۔

(ح) ملزموں نے اس غرض سے برٹش انڈیا کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ تاکہ نوجوانوں کو گمراہ کیا جائے۔ اور مردوں کو سازش میں شامل ہونے کی ترغیب دی جائے۔

(۶) برٹش انڈیا میں مذکورہ سازش کے سلسلہ میں ذیل کی کارروائیاں کی گئیں۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہوئیں۔

(الف) ڈائنامیٹ کی مدد سے سائمن کمیشن کے ممبران کی ٹرین کو اڑانا۔

(ب) جگدیش چندر چٹرجی کو جسے سازش کاکوری کے سلسلہ میں سزا ملی تھی۔ اور یجین ناتھ سینال کو جو کہ ان کی پارٹی کا ایک اور قیدی تھا۔ حراست سے نکالنا۔

(۷) کہ ملزمان از نمبر ۱۷ تا نمبر ۲۵ مفرور ہیں۔ اور ابھی تک عدیم البتہ ہیں۔

(۸) کہ لوکل گورنمنٹ کا حکم زیر دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری جس پر باقاعدہ دستخط ہو چکے ہیں۔ استغاثہ کے ساتھ شامل جاتا ہے۔

(۹) کہ مستغیث کو یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ دوسرے جرائم کے متعلق جن کا مذکورہ سازش کی تکمیل میں ارتکاب ہوا تھا۔ پولیس کے علیحدہ چالان اس عدالت میں پیش کئے گئے ہیں۔ بنا بریں یہ استدعا کی جاتی ہے۔ کہ مذکورہ ملزمان کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی جائے۔ اور ان کو مذکورہ جرائم یا کسی ایک جرم کے لئے جس کے ارتکاب کا الزام ان کے خلاف ثابت ہو سزا دی جائے۔

سرکاری وکیل مسٹر نوڈ کی افتتاحی تقریر

اس مقدمہ میں ۲۴ ملزم ہیں۔ ان میں سے سات سلطانی گواہ بن چکے ہیں۔ اور نو ابھی تک مفرور ہیں۔ باقی سولہ ملزموں کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا۔ جن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان میں سے سب حاضر عدالت ہیں۔ ان کے خلاف جرم قائم کرنے کے لئے معمولی قانون کے ماتحت مقدمہ چلایا جائیگا۔ جن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان سے سرزد ہوئے ۹ مفرور ملزموں کے خلاف زیر دفعہ ۵۱۲ فوجداری شہادتیں قلمبند کی جائیں گی۔

خاص اہمیت

میں اس حقیقت پر زور دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگرچہ اس کی اہمیت خاص ہے۔ لیکن یہ ایک معمولی مقدمہ ہے۔ جو عام قانون کے ماتحت چلایا جا رہا ہے۔ اور صرف انہیں افراد کے خلاف مقدمہ چلایا گیا ہے۔ کسی طرح سے کوئی سیاسی سیکشن یا نظام اس میں شریک نہیں۔ اس استغاثہ کے نتیجہ کے طور پر کسی مجلسی مذہبی اور تعلیمی انجمن پہ اثر نہ پڑے گا۔ نہ ہی اثر پڑ سکتا ہے ہاں ایک مہذب فرقہ کے تمام شہریوں کے مفاد میں یہ ضروری ہے۔ کہ اگر جرائم کی بغاوتوں کی رو سے ثابت ہو جائیں۔ تو ملزموں کو پورے طور پر سزائیں ملنی چاہئیں۔

میں اپنی طرف سے اور اپنے ساتھیوں خان صاحب قلندر علی خاں صاحب اور مسٹر گوپال داس کی طرف سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ملزموں کو منصفانہ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات میں ہم فاضل سپیشل مجسٹریٹ کی پوری امداد کریں گے۔ اس مقصد کو پورا کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے ڈیفنس کے وکلاء سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ پورا تعاون کریں ۔

مسٹر سانڈرس اور منشی چنن سنگھ کا قتل

اس موقعہ پر مسٹر سانڈرس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور منشی چنن سنگھ ہیڈ کانسٹیبل کے قتل کے واقعات کا ذکر کرنا بے موقعہ نہ ہوگا۔ دو غیر مسلم اصحاب ۱۷ دسمبر ۱۹۲۸ء کو لاہور کے بازاروں میں دن دہاڑے گولی سے مار دیئے گئے۔ اور پولیس اس وقت ملزموں کا سُراغ لگانے میں ناکام رہی۔ اس بزدلانہ قتل کے واقعات کی عالمگیر مذمت کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ملزموں کا پتہ لگانے میں پولیس سے جو دیر ہوئی اُس کی بنا پر اس کے خلاف کونسل اور اخبارات میں اعتراضات ہوئے۔ خان بہادر عبدالعزیز اور ان کے اسٹاف کے ساتھ خاص خفیہ پولیس نے مسٹر سٹیڈ انسپکٹر جنرل آف پولیس کی زیر ہدایت اور زیر احکام براہ راست کام کیا۔ اور اب وہ حقائق معلوم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور یہ ثابت کرنے کو تیار ہیں۔ کہ یہ قتل بڑی ہی سنگین نوعیت کے مقاصد اور مجرمانہ افعال کے سلسلہ کے ایک قصہ کے طور پر وسیع سازش کی تکمیل میں کئے گئے تھے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ پبلک کا ہر ایک ممبر اس امر میں دلچسپی لیتا ہے۔ کہ انصاف کیا جائے۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے متعلق کوئی غلط فہمی ہو۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ عدالت اور پبلک دونوں استغاثہ اور ملزموں کے مقدمہ میں جو کہ عدالت میں ہیں ترازو ہموار رکھے۔

مقدمے کے متعلق دوسری باتیں

اس کے بعد ان ارادوں مقاصد اور افعال کو مختصراً بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جو اس مقدمہ کے اہم مقصد ہیں۔ جو کہ عدالت کے سامنے ہے۔

ملزمان جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ایک انقلاب پسند پارٹی کے ممبر تھے۔ جو شمالی ہندبھر میں بڑی سرگرم پارٹی تھی۔ دہلی میں ماہ اگست ۱۹۲۸ء میں اس پارٹی کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اس میں ایک مرکزی کمیٹی بنائی گئی۔ اس کمیٹی میں مختلف صوبوں کے نمائندے شامل کئے گئے۔ اس میٹنگ میں ذیل کی سکیم تیار کی گئی۔ اور ریزولیوشن پیش کر کے پاس کئے گئے ۔

مختلف صوبوں کے انچارج

(۱) مسٹر پھنیندر ناتھ وعدہ معافی ملزم بہار اڑیسہ کا افسر انچارج تھا۔ مسٹر شیو ورما مسٹر وجے کمار سنہا اور شری چندر سیکھر آزاد (ان میں سے آخری دو مفرور ہیں) یوپی کے انچارج بنائے گئے۔ مسٹر کندن لال المعروف پرتاپ (مفرور) کو مرکزی آفس اور رچپوتانہ کے لئے چنا گیا۔ اس کے علاوہ مسٹر چندر سیکھر آزاد کو فوجی محکمہ کا انچارج چنا گیا۔

(۲) یہ بھی فیصلہ کیا گیا۔ کہ انچارج افسروں کو ہر اس فعل اور کام کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ جو ان کی زیر ہدایات اور زیر احکام اس صوبہ میں پایہ تکمیل تک پہنچانے والے ہوں۔ اور اگر کسی صوبجاتی کام کے لئے باہر سے امداد کی ضرورت ہو۔ تو معاملہ مرکزی کمیٹی کے سپرد ہونا چاہیئے۔ جو کہ فائینل احکام جاری کیا کرے گی۔

(۳) مالیات (آمدنی و خرچ) کے بارہ میں تمام امور کا مرکزی کمیٹی انتظام کیا کریگی ۔

(۴) تمام اسلحہ اور سامان حرب مرکزی کمیٹی کے پاس رہے گا۔ یہ سیلوں کے ممبروں کے استعمال کے لئے جہاں کہیں ضرورت ہوا کریگی دیا کریگی ۔

پارٹی کے اغراض و مقاصد

انقلاب پسند پارٹی کے اغراض و مقاصد جو دستاویزات اور گواہوں کی شہادتوں سے ثابت ہونگے۔ ذیل میں دیئے جاتے ہیں :-

(۱) ہندوستان ری پبلکن ایسوسی ایشن اور انڈین ری پبلکن آرمی کے نام سے ایک آرگنائزیشن کے ذریعہ یہاں ایک ری پبلکن گورنمنٹ قائم کی جائے۔ اور اس مقصد کے لئے عدم تشدد کی پالیسی ترک کر دی جائے۔ اور نظام حکومت میں دلچسپی لینے والے اصحاب اور تمام افسروں کو خوفزدہ کرنے اور موجودہ حکومت کو پلٹنے کے لئے مسلح طاقت کو تنظیم دیجائے۔

(۲) مقدمہ سازش کاکوری جیسے مقدمات میں نمایاں حصہ لینے والے افسران اور سازش کے مقدمات میں حصہ لینے والے اصحاب کے قتل سے وحشت پھیلائی جائے۔ قتل کی ایسی واردات سے امید کی گئی تھی۔ کہ ہندوستان میں انقلاب کا پروپیگنڈا کرنے میں دلچسپی لینے والے اصحاب جو غیر ممالک میں ہیں۔ ان سے مالی امداد حاصل کی جائے۔ اور ان کی منظوری لی جائے۔ کہ غیر ممالک میں روپیہ حاصل کرنے کے لئے واردات قتل کی حمایت کی جاتی تھی۔

(۳) مقدمہ سازش کاکوری یا دیگر ایسے ہی مقدمات میں جن ملزمان کو سزائیں ملی تھیں۔ اور جو اپنی سزائیں جیلوں میں بھگت رہے ہیں۔ ان کو جیلوں سے نکالنے کا انتظام کیا جائے۔

(۴) ہر ممکن ذرائع سے رضاکارانہ چندہ۔ ڈاکہ بیرونی ممالک سے عطیہ جات وغیرہ سے روپیہ جمع کرنا۔ اسی روپے سے اسلحہ جات خریدے جائیں۔ بم بنائے جائیں ہندوستان بھر سے رنگروٹ بھرتی کرنے اور ری پبلکن پروپیگنڈا کی توسیع کرنے کے لئے ممبروں کی امداد کی جائے۔

(۵) انڈین ری پبلکن آرمی میں بھرتی کرنے کے لئے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اپنے ساتھ شریک کیا جائے۔ گواہی سے یہ امر ظاہر کیا جائے گا۔ کہ اس سازش کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مختلف جرائم کے انتظام اور کمیٹی کے آئین کے لئے مختلف مقامات پر ممبروں کے خفیہ جلسے ہوئے تھے۔ ملزم فرضی نام اختیار کر کے ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں اور ایک مقام سے دوسرے مقام کو جاتے تھے۔ چند فرضی نام ذیل میں دیئے جاتے ہیں :-

(۱) مسٹر سکھدیو المعروف دیا۔ المعروف سوامی المعروف ہینڈو (۲) مسٹر کشوری لال رتن المعروف رتن المعروف دیو دت رتن المعروف ست رام شاستری (۳) شیو ورما

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المعروف پر بھارت المعروف ہرنرائن، المعروف رام نرائن (غرض یہ ہے۔ کہ یہ تفصیلاً نام اور نمبر تک دیئے ہیں۔ جو بوجہ عدم گنجائش نہیں لکھے۔ فاروق)

مفرور ملزم

(۱) مسٹر بھگوتی چرن عرف بی سی ووہرہ۔
(۲) مسٹر وجے کمار سنہا عرف بچو۔
(۳) مسٹر چندر شیکھر آزاد۔ عرف پنڈت جی۔
(۴) مسٹر رگھوناتھ عرف ایم۔ وردام گرد +
(۵) مسٹر کیلاش پتی عرف کالی چرن۔
(۶) مسٹر کندن لال عرف پرتاپ نمبر ۱۔
(۷) مسٹر کیلاش عرف گنتھالا۔

وعدہ معاف

(۲) مسٹر ہنسراج دوہرہ عرف ترلوک چند (۳) مسٹر پھنندر ناتھ گھوش عرف دادا۔ (۴) مسٹر منموہن بنیرجی عرف منوہر بنیرجی (۵) مسٹر برہم دت عرف من موہن ۔

سانڈرس و چنن سنگھ کا قتل

انقلاب پسندوں کی کمیٹی نے جیگوپال گواہ سلطانی بھگت سنگھ اور چندر شیکھر آزاد اور رگھوناتھ (موخر الذکر ابھی تک مفرور ہے) کو متعین کیا کہ مسٹر سکاٹ کے قتل کے لئے بھیجا۔ ان چاروں آدمیوں کی پارٹی پولیس آفس کے ارد گرد گھومتی رہی۔ تاکہ مسٹر سکاٹ کی نقل و حرکت کی نگرانی کر سکے۔ اور اس جگہ کے متعلق اچھی طرح واقفیت حاصل کرے اتفاق کی بات دیکھیئے۔ کہ واقعہ قتل سے چند روز پہلے مسٹر سکاٹ دفتر میں نہ آتے تھے۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۲۸ء کو جب مسٹر سانڈرس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس دفتر سے باہر نکل کر اپنی موٹر سائیکل پر سوار ہونے لگے۔ تو ملزمان نے اسے اسکاٹ سمجھ کر گولی کا نشانہ بنا دیا۔ گولی چلنے کی آواز سن کر چنن سنگھ ہیڈ کنسٹیبل موقع کی طرف بھاگا۔ اور اس نے ملزمان کا تعاقب کیا۔ لیکن اس پر گولیاں برسائی گئیں۔ مسٹر سانڈرس کی موت اسی وقت ہوگئی۔ اور چنن سنگھ تھوڑی دیر بعد مر گیا۔ ملزمان ان دونوں کے مارنے کے بعد فرار ہوگئے۔

اسمبلی میں بم

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ دہشت پیدا کی جائے بھگت سنگھ اور بھٹکیشور دت کو اس غرض کے لئے دہلی بھیجا گیا۔ کہ وہاں جا کر اسمبلی میں بم پھینکیں۔ ان دونوں ملزمان نے اسمبلی چیمبر میں ۸ اپریل ۱۹۲۹ء کو بم پھینکے۔ اور گولیاں چلائیں۔ جس سے مسٹر بامن جی دلال و دیگر اصحاب زخمی ہوئے۔ دونوں ملزمان موقع پر ہی گرفتار کر لئے گئے۔ اور ان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ان دونوں کو عمر قید کالا پانی کی سزا ہوئی۔

پنجاب نیشنل بنک میں ڈاکہ

جس وقت ان لوگوں کی سرگرمیوں کا مرکز مزنگ کے ایک مکان میں تھا اس وقت ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں ملزمان میں سے بہت سے وہاں موجود تھے۔ ان میں سے ایک ملزم بنام پنڈت جی نے یہ تجویز کیا۔ کہ پنجاب نیشنل بنک پر دھاوا بول دیا جائے۔ تاکہ روپیہ حاصل ہو۔ اس کام کے لئے ایک پارٹی بنائی گئی۔ جس کے ممبران کے پاس ہتھیار تھے۔ پارٹی کے ممبران کی علیحدہ علیحدہ ڈیوٹیاں تھیں۔ بھگت سنگھ اور پرتاپ کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ کہ وہ لوٹ کا مال لے جانے کے لئے ایک ٹیکسی لائیں گے۔ اس کے بعد یہ ہوا۔ کہ پارٹی کے تمام ممبران یوم مقررہ یعنی ۴ دسمبر کو پنجاب نیشنل بنک کے احاطہ میں پہنچ گئے۔ اور بھگت سنگھ و پرتاپ کی آمد کا انتظار کرتے رہے۔ شام کے چار بجے صرف پرتاپ ہی واپس آیا۔ وہ ٹانگہ میں سوار تھا۔ اس نے باقی ممبران کو بتلایا۔ کہ ٹیکسی نہیں ملتی۔ ٹیکسی نہ ملنے کی وجہ سے ارادہ ملتوی کر دیا گیا۔

مولینا میں ڈاکہ

فنڈات کی فراہمی کے لئے انقلاب پسند پارٹی کے ممبران نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ مولینا (بہار و اوڑیسہ میں) ایک دولت مند ہندو بنام ڈنک ہٹن کیسری کے گھر میں ڈاکہ ڈالا جائے۔ گھر کے مالک کو گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ اور ملزمان اس کا زر و مال اڑا کر لے گئے۔ ڈاکہ کے وقت ملزم کنول ناتھ تیواڑی اپنے ایک ساتھی کے ہاتھوں سے زخمی ہوا۔

بنیرجی پر حملہ

مسٹر بنیرجی۔ یو۔ پی۔ سی۔ آئی۔ ڈی۔ پولیس میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تھے۔ آپ نے کاکوری کے مقدمہ سازش میں کافی حصہ لیا تھا۔ انقلاب پسند پارٹی نے اس امر کا فیصلہ کیا۔ کہ مسٹر بنیرجی کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس کام کے لئے دو آدمیوں ناک ناتھ اور منی بنیرجی کی ڈیوٹی لگائی گئی تھی۔ ملزم منی بنیرجی ۱۳ جنوری ۱۹۲۸ء کو مسٹر بنیرجی کو بنارس میں ملا۔ اور وہاں اس نے ریوالور سے ان پر وار کیا۔ مسٹر بنیرجی زخمی ہوا۔ مگر بچ گیا۔ منی بنیرجی گرفتار ہو کر سزایاب ہوگیا۔

غبن

کیلاش پتی المعروف کالی چرن (مفرور) جو پوسٹ آفس بیرہال گنج ضلع گورکھپور میں ملازم تھا۔ وہ بھی انقلاب پسند پارٹی کے ممبران میں سے ایک تھا۔ اس نے اس پوسٹ آفس سے ۳۱۹۹ روپے غبن کئے۔ یہ غبن ۲۶ جنوری ۱۹۲۸ء کو کیا گیا۔ تاکہ یہ پارٹی اپنے مقاصد کے اصول کے لئے اس روپے کو اپنے کام میں لائے۔

بم سازی

انقلاب پسند پارٹی کے ممبران نے بم بنانے کا طریقہ سیکھا۔ اور اپنی سرگرمیوں کے دوران میں انہوں نے وقتِ ضرورت بموں کے استعمال کے لئے بم بنائے۔ سازش کے ممبران نے لاہور سہارنپور اور کلکتہ اور آگرہ میں بم بنائے۔ سہارنپور اور لاہور کی بم فیکٹریاں پکڑی گئیں۔ تلاشی پر بم اور بم بنانے کے طریقے بتلانے والی کتابیں اور ضبط شدہ لٹریچر بھی پکڑا گیا۔ سہارنپور اور آگرہ کے مقدمات بھی گورنمنٹ ہند کے حکم سے صوبہ پنجاب میں ہی منتقل کر دیئے گئے۔ کیونکہ وہ بھی زیر سماعت کا جزو ہیں۔

دیگر جرائم

کچھ جرائم ایسے بھی تھے۔ کہ جن پر بحث کی گئی تھی۔ لیکن بعض وجوہ کے باعث ان کو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔ ان میں مندرجہ ذیل کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) تجویز کیا گیا۔ کہ اس گاڑی کو ڈائنامیٹ کی مدد سے اڑا دیا جائے۔ کہ جس میں سائمن کمیشن کے ممبر سوار تھے۔ لیکن مشکلات کی وجہ سے اس سکیم کو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔

(۲) یہ تجویز کیا گیا۔ کہ کاکوری کے مقدمہ سازش کے قیدی جوگیش چندر چیٹر جی جو اس وقت جیل میں ہیں۔ وہاں سے نکال لیا جائے۔ یہ سکیم بھی نامکمل ہی رہی۔ کیونکہ انقلاب پسند پارٹی کے پاس پیسے نہ تھے۔ اور ساتھ ہی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ قیدی سخت پہرہ میں تھے۔ سازش کنندگان کسی حالت میں بھی ذاتی خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔

دیگر باتیں

میں نے ملزمان کی سرگرمیوں کا مختصر ذکر کیا ہے۔ اب دوسری باتیں جو میں بیان کروں گا۔ جس سے یہ معلوم ہوگا۔ کہ یہ کیس کس طرح معلوم کیا گیا۔ سنہ ۱۹۲۸ء میں لاہور میں دسہرہ کے میلہ کے دن روشنی دروازہ کے نزدیک ایک بم پھٹا۔ جس سے بہت سے آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ اس سے پہلے بھی سنہ ۱۹۲۶ء میں دسہرہ کے دن بم پھٹنے کا حادثہ ہؤا تھا۔ لیکن اس کیس کا کچھ پتہ نہ لگ سکا۔ گورنمنٹ پنجاب نے خان بہادر عبد العزیز سپرنٹنڈنٹ پولیس منٹگمری کو اس کیس کے معلوم کرنے کے لئے تعینات کیا۔ تفتیش کے دوران میں یہ معلوم ہؤا ہے۔ کہ اورنٹیل کالج کے دو سابق طالبعلموں کو اس بورڈنگ ہاؤس میں آتے دیکھا ہے۔ جو اس جگہ واقع ہے۔ کہ جہاں بم پھٹا تھا۔ مزید تفتیش پر معلوم ہؤا کہ یہ دونو سابق طالب علم انقلاب پسند پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔

ملزم کا بیان

ان دونوں سابق طالب علموں میں سے ایک نے جو بیان دیا۔ اس سے پولیس کو پہلی مرتبہ یہ معلوم ہؤا کہ ملزم بھگت سنگھ ہی مسٹر سانڈرس کے قاتلوں میں سے ایک ہے اور بھگوتی چرن (مفرور) جو نوجوان بھارت سبھا لاہور کا ممبر تھا۔ پنجاب میں بھگت سنگھ سب سے بڑا لفٹنٹ تھا۔ اگرچہ پنجاب بنگال اور یو۔پی میں بھگت سنگھ کو گرفتار کرنے کی بہت ہی کوشش کی گئی۔ مگر کہیں نہ ملا۔ بھگت سنگھ یک لخت اسمبلی میں نمودار ہؤا۔ جہاں بم پھینکے گئے

اس کے بعد

اس واقعہ کے تھوڑے ہی عرصہ بعد چند آدمیوں نے لاہور کے چند لوہاروں سے اس امر کا انتظام کیا۔ کہ وہ چند مستطیل شکل کے آلات بنا دیں۔ جب ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ یہ آلات کس لئے بنوانے ہو۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ گیس کی مشین کے پرزے ہیں۔ ایک کاریگر ان آلات کو دیکھ کر بڑا حیران تھا۔ اس نے اس کا ذکر ایک کنسٹیبل سے کر دیا۔ جو اس کا واقف تھا۔ آہستہ آہستہ اس معاملہ کی اطلاع پولیس کو پہنچ گئی۔ جس نے اپنے مخبروں کو ہدایت کر دی۔ کہ وہ ان آدمیوں کی نقل و حرکت کی نگرانی کریں۔ کہ جو اس قسم کے آلات بنوانا چاہتے ہیں۔ اور یہ معلوم کریں۔ کہ یہ آدمی کہاں رہتے ہیں۔ ملزم سکھدیو نمبر ۶۹ کشمیر بلڈنگ کی طرف جا رہا تھا۔ کہ پولیس کے مخبروں نے اس کا تعاقب کیا۔ اور اس سے پولیس کو اس عمارت کا پتہ لگ گیا۔

خفیہ تحقیقات

خفیہ تحقیقات سے پتہ لگا کہ اس عمارت کا ایک حصہ بھگوتی چرن نے کرایہ پر لیا ہؤا ہے۔ اس مکان کی نگرانی شروع ہو گئی تاکہ یہ معلوم ہو سکے۔ کہ یہ دروازہ کب کھلتا ہے۔ اسی دوران میں اسمبلی چیمبر میں جو بم پھینکے گئے تھے۔ اس کے پرزے بنائے گئے تھے۔ ان کے مکان کی نگرانی بڑی احتیاط سے ہوتی رہی۔ بالآخر ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۲۹ء کو اس مکان پر دھاوا بول دیا گیا۔ اور سکھدیو کشوری لال اور جے گوپال کو اس مکان سے گرفتار کیا گیا۔ ان ملزمان سے جو باتیں معلوم ہوئیں۔ ان سے انقلاب پسندوں کی پارٹی کی سرگرمیوں کی تاریخ روشنی میں آ گئی۔ اور پولیس کو اس قابل بنا دیا کہ وہ مکمل سازش کا پتہ لگانے میں کامیاب ہو گئی۔ باقی

تحفہ مستریان مفت

فتنہ مستریان مثبین سیوبیاں کے قلع قمع کے لئے خدا کے فضل و رحم کے ساتھ خاکسار ایڈیٹر فاروق کا تحفہ مستریان ایک ایسا حربہ ثابت ہؤا ہے۔ کہ مستریوں کے اگلے اور پچھلے چھوٹے اور بڑے سارے ہی لگے ہیں اس کی ضرب سے اس قدر نالاں ہیں۔ کہ تاب مقابلہ نہ لا کر اس کے جواب سے عاجز ہو چکے ہیں۔ اور یہ ٹیکہ مستریوں کے کیڑے کو ہلاک کرنے کے لئے نہایت مؤثر اور مفید ثابت ہؤا ہے۔

چنانچہ تحفہ مستریان کے متعلق انچارج ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کیمبل پور نے خاکسار ایڈیٹر فاروق کو تحریر فرمایا کہ:۔

"جزاکم اللہ خوب لکھا ہے۔ اور اس ترتیب و درد و محنت سے لکھا ہے۔ کہ جس سے مرتدوں کا بتدریج ارتداد کی طرف جانا پورے ثبوت کے ساتھ ثابت ہو گیا۔ میری رائے ہے کہ یہ تحفہ ہر جماعت اور ہر مقام پر پہنچانا چاہیئے۔ آپ کو اس کی تحریر اور مدلل تحریر پر مبارکباد دیتا ہوں"

خاکسار ایڈیٹر فاروق نے بغرض اشاعت کثیر اس کی قیمت لاگت سے بھی ۱/۲ پائی کم کر کے صرف ۲ رفی کاپی کر دی ہے۔ چنانچہ مکرمی حکیم محمد عمر صاحب مہاجر قادیان نے "تحفہ مستریان" کی دو سو کاپیاں بغرض تقسیم مفت خرید فرما کر مجھے ارشاد کیا ہے۔ کہ جن جن مقامات میں مستریوں کا فتنہ پہنچا ہے ایسے مقامات کے احمدی احباب جو خود تقسیم نہ کر سکتے ہوں۔ وہ بحساب ایک آنہ فی کاپی محصول ڈاک کے پیسے بھیجکر دفتر فاروق سے جس قدر کاپیاں چاہیں مفت منگالیں۔ اور جو احباب توفیق رکھتے ہیں۔ وہ اپنی جیب سے خرید کر اس تحفہ کو تقسیم کریں۔ جو ایک روپیہ کے ۸ نسخے اور بارہ روپیہ آٹھ آنہ کے سو نسخے علاوہ محصولڈاک دفتر فاروق سے مل سکتے ہیں اگر بیرونی انجمن ہائے اپنے احباب سے چندہ کر کے سو سو۔ پچاس پچاس نسخے خرید کر ان لوگوں میں تقسیم کریں جو مستریوں کے اخبار "مباہلہ" سے زخمی ہو چکے ہیں۔ تو نہایت کار ثواب ہے۔ اور احمدیوں کا فرض۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار فاروق قادیان۔ پنجاب